

کتابت در تصوف سن ۱۰۰۰

ایمان و اوفات و جلاله

احمد نیکو کمالی تصنیف فاضل اهل بیروتی مشاهیر صاحب



سوره فاتحه در حدیث و تفسیر و معانی و احوال و فضائل و مناقب و احوال و مناقب و احوال و مناقب

در اکمل المطایع و دهلی طبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سؤال

کیا فرمائی ہیں علمائے دین و مفتیان مشرع عتین اس باب میں  
 کہ بعضی لوگ ان بزرگان دین کو یعنی مولانا جلال الدین رومی  
 اور مولانا عبد الرحمن جامی اور شیخ فرید الدین عطار اور شیخ اکبر الدین  
 ابن عربی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی کو کافر کہتی ہیں اس لئے کہ یہ لوگ  
 مسئلہ وحدت وجود اور کلمہ ہمارے دست کے قائل تھے اور مولوی شاہ  
 عبدالعزیز انکی تعریف خواندہ ہیں جیسا کہ تفسیر عزیزین ہوا اللہ شرح  
 کی بیان میں کہا اور شہین شہتم عارفی کامل اسرار ذات مصفا  
 و افعال الہی را کہ در عالم منتشر و پراگندہ اند و علوم بی نہایت را  
 بر زبان گوہر افشان خود ایضاً میکند و مردم این کافر و کج

و فصوص الحکم را از زبان او مینویسند و لذتها بحجین بر میکنند  
 انہی اور ہی شاہ صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ کی مکالمہ شیعین  
 کہا کہ سنی و شیعہ کے درمیان و بیت در اشعار کبریٰ ستیان الحاق  
 نمایند بمضمونی کہ صریح در تشیع باشد و مخالف نہ ہوں اہل سنت  
 ہا شد یہاں وزن قافیہ لغت مصنوع سازند و گویند اہل سنت  
 بنا بر خفت و خجالت خود این ابیات حذف نموده ہیں یا جبراً اکثر نسبت  
 مقبولان اہل سنت مثل شیخ فرید الدین عطار و شیخ اوحید و سکر الدین  
 تبریزی و حکیم سنائی و مولانا روم حافظ شیرازی حضرت خواجہ  
 قطرب الدین ہلوی و امثال ایشان رو دادہ باشند اشعار اہل شافعی نیز  
 قدما ی ایشان بہر بیت الحاق کردہ اند انہی بلکہ مسئلہ وحدت وجود کے  
 ہی قابل تہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی ہے کلام اوزکا التفسیر عزیز ہیں  
 یعنی تفسیر سورہ منزل میں عبارت تہذہ و از عجائب تفسیر است کہ  
 بعضی از صوفیان قول ثقیل را بہ مسئلہ توحید و وجودی تفسیر کردہ اند  
 کہ فہمید ان بر عوام نہایت دشوار است و گفتہ اند ہر طور و را  
 طور العقل انہی اور جو ان بزرگان دین کو مسلمان جاؤ سکوی

۴  
حاکم کہتی ہیں حکم ان کفرین کا کیا ہی بیٹوا تو جبر و افق

## جواب

حاکم ان کے موقف ہی اسپر کہ مسئلہ وحدت وجود کا ایا کفری یا نہ  
پس ضرور ہوا اولاً بیان مسئلہ وحدت وجود کا تو کہ معلوم اور واضح  
ہوا اس سے حکم کفرین کا جاننا چاہی کہ وحدت وجود جو مفہوم ہی  
عبارات الہیہ میں مسئلہ کیسی اور کیسی معنی بہ میں کہ وجود جہاں میں واحد  
ہی کہ نام اور کا اور جب الوجود ہی اور ماسوا اس میں واجب الوجود  
عکس میں کہ نام اور کا ممکن الوجود ہی بیان ہر کا یہ ہی کہ جب  
الوجود کی لئی پانچ تنزلات ہیں کہ اس کو اصطلاح صوفیہ میں تنزلات  
خمسہ کہتی ہیں تعین اول سعی الوجود ہی اور تعین ثانی سے  
باجدیت اور تعین ثالث سعی تعین روحی اور تعین رابع سعی تعین  
مثالی اور تعین خامس سعی تعین جسد اور تعین اول کہ سے الوجود کا  
عبارت کے عالم جہاں ہی اور تعین ثالث سے باجدیت ہی عبارت ہی عالم  
تفصیلی اور اس تعین ثانی کو اعیان ثابۃ اور حقایق ممکنات  
کہتی ہیں یعنی یہ تعین ثانی کہ عبارت ہی عالم تفصیلی ہی حقایق

ممکنات ہی اور تعینات ثلثہ باقیہ عبارت ہیں عکوس ان حقیقت  
 اور اعیان ثابتہ سی اور ان دونوں تعین یعنی تعین اول و تعین  
 ثانی کو مرتبہ وجوب میں ثابت کرتی ہیں کیونکہ وہ عبارت ہیں علم ہی  
 اور ان تعینات ثلثہ باقیہ کو تعینات خارجیہ کہتی ہیں کیونکہ وہ عبارت  
 ہیں عکوس ہی نہ عبارت ذات مہرب اور نہ عبارت علم و حسیہ  
 اور ان تعینات ثلثہ خارجیہ یعنی تعین وحی اور تعین مشاک اور تعین جہد  
 مرتبہ امکان میں ثابت کرتی ہیں کیونکہ وہ عبارت ہیں عکوس کے نہ  
 عبارت ذات اور علم ہی اور ان تعینات خارجیہ امکانیہ کو محض  
 آثار اور محصل تکلیف حکام ثواب اور عذاب کا جانتی ہیں نہ اعیان  
 ثابتہ کو کیونکہ وہ اعیان ثابتہ عبارت ہیں علم ہی جا نہیں ہیں  
 ذات واجب کے بخلاف تعینات خارجیہ امکانیہ کی کیونکہ وہ عبارت  
 علم اور ذات واجب نہیں ہیں بلکہ وہ عبارت ہیں عکوس کے  
 اور کلمہ ہر اور سرت کا باعتبار اعیان ثابتہ یعنی حقائق ممکنات ہی  
 کہ وہ صورت علم میں نہ یہ معنی کہ یہہ جمع موجودات خارجہ میں جا  
 تقاضا کے ہیں کیونکہ وہ تعینات خارجہ کو مرتبہ امکان میں ثابت کرتے

بین اور ذات و ذہب کو مع صفات مرتبہ و جوب میں ثابت کرتے  
 ہیں اور بیان اس جمال کبیرہ ہی کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی  
 رحمۃ اللہ علیہ کہ پیران پیر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بر شاہ عبدالعزیز  
 صاحب اور صاحب شیح عبداللہ صاحب محدث دہلوی کی ہیں اپنی مکتوبات  
 میں بیان فرماتی ہیں بطریق نقل کی ائمہ اور تابعان ائمہ اس مسئلہ کبیرہ  
 و عبارتہ ہذہ و اکثر صوفیہ علی الخصوص متاخران ایشان ممکن بنا عین  
 و اجتناب الی دانستہ اند و صفات افعال انہا عین صفات افعال اولیاء  
 انکاشتہ میگویند و اللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست و مقتدا ایشان  
 درین باب کشف و شہودت و درین امر انچہ برین فقیر ظاہر سائحتہ <sup>تفصیل</sup>  
 نماید اول مذہب شیخ محی الدین بن عربی کہ امام و مقتدا متاخران  
 صوفیہ است درین مسئلہ بیان میکند و بعد ازاں انچہ مکشوف گشتہ است  
 در تخریری آرد تا فرق در میان ہر دو مذہب بر وجہ تم حاصل گردد  
 شیخ محی الدین بن عربی و تابعان او میفرمایند کہ اسما و صفات واجب <sup>تعبیر</sup>  
 عین ذات لقا اند و محنین عین یکدیگر نیز اند مثلاً علم و قدرت چنانچہ  
 عین ذات اند عین یکدیگر نیز اند پس در آن موطن ہیج اسم و رسم

تعدد و تکثر نباشد و تمایز و تباین نبود غایت مافی البابان است  
 وصفات و شیون و اعتبارات در حضرت علم تباین تمایز پیدا کرده اند  
 اجمالاً و تفصیلاً اگر تمیز اجمالیت معبر به تعیین اول است و اگر تفصیلاً  
 معبر به تعیین ثانیت و تعیین اول را وحدت می نامند و اگر تفصیلاً  
 محوری میدانند و تعیین ثانی را احدیت میگویند و حقایق سایر ممکنات  
 می انکارند و این حقایق ممکنات را اعیان ثابته میدانند و این دو  
 تعیین علمی که وحدت و احدیت اند در مرتبه و جوب اثبات بینانند  
 و میگویند که این اعیان ثابته بومی از وجود خارجی نیافته اند و در خارج  
 غیر از احدیت هیچ موجودی نیست و این کثرتیکه در خارج می نماید  
 عکس آن اعیان ثابته است و ثواب عذاب ابدی بر آن مرتبه  
 باشد و این کثرتیکه در خارج نمودی پیدا کرده است بسسه قسم منقسم  
 است قسم اول تعیین روحی است و قسم دوم تعیین مشا و قسم  
 سوم تعیین جسمی که بشهادت لعلق دار و این تعیینات را تعیینات  
 خارجی میگویند و در مرتبه امکان اثبات می نمایند و تنزلات خمسسه  
 عبارت از این تعیینات پنجگانه است و چون در علم و خارج غیر از

در علم و خارج غیر از  
 اعیان ثابته  
 کلمات تباین  
 ای کثرت عکس  
 بر اعیان تباین  
 تباین است

ذات واجب نقلاً و غیر از اسما و صفات و آیی کہ عین ذات اند نزد  
 ایشان ثابت نشدہ است و صور علمیه راعین فی صورت نسبت  
 تشبیح آن و همچنین صور منکر اعیان ثابتہ راعین بان اعیان تصور  
 کردہ اند نہ مثال آن ناچار حکم با اتحاد نمودہ اند و ہمہ دست گفتہ  
 اینست بیان مذہب شیخ محی الدین در مسئلہ وحدت وجود بوجہ  
 اجمالی انتہی کلام ربانی **اقول** و سکا و همچنین صور منکر راعین  
 آن اعیان ثابتہ تصور کردہ اند باین طور کہ صورت اسنید کی عین  
 اور مطابق صورت اسنید کی ہی کہ اعیان ثابتہ یعنی حقایق ممکنات  
 یعنی صور علمیه میں ہی اور صورت اسنید کی عین اور مطابق اسنید کی  
 کی ہی اور سب طرح صور جمیع موجودات خارجیہ کی عین و مطابق اعیان  
 ثابتہ کی ہیں نہ یہ یعنی کہ یہ موجودات خارجیہ اور اعیان ثابتہ شی  
 واحد اور متحد ہیں کیونکہ موجودات خارجیہ نزدیک انکی مرتبہ ممکن  
 ہیں اور اعیان ثابتہ مرتبہ وجوب میں ہیں جیسا کہ اوپر گذرا  
 پس کلام امام ربانی مجدد الف ثانی کی صریح ہی چند امور میں اول یہ  
 کہ مذہب جمہور صوفیہ متقدمین کا خاص کہ صوفیہ متاخرین کا مسئلہ وحدت



وجود اور کلمہ ہمہ دست کا ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اول  
 و اکثر صوفیہ علی الخصوص متاخران ایشان ممکن را عین و حجب اتفاقاً  
 دانستہ اند و صفات و افعال انہا عین صفات و افعال او تعالیٰ ہی انکا  
 میگویند و اللہ ہمہ دست شمع باللہ ہمہ دست آورد و سر ایہ کہ نزدیک صوفیہ  
 کی تشریحات خمس عبارت میں ان تعینات پنجگانہ سی تعین اول عبارت  
 ہی علم اجمالی سی کہ معبر بوحث ہی اور تعین ثانی عبارت ہی علم تفصیلاً  
 سی کہ مسمی باحدیت ہی اور حقایق ممکنات عبارت میں تعین ثانی سی  
 یعنی صور علمینہ سی اور اعیان ثابتہ ان حقایق ممکنات کو کہتی ہیں پس  
 اعیان ثابتہ اور حقایق ممکنات عبارت تعین ثانی سی یعنی صور علمینہ سی  
 ہوئی اور تعین ثالث تعین روحی ہی اور تعین رابع تعین مثالی ہی  
 اور تعین خامس تعین جسمی ہی جیسا کہ ایہ سب مذکور ہی کلام ربانی  
 میں بالتصریح اور تیسرا ایہ کہ نزدیک صوفیہ کی تعین اول اور تعین ثانی  
 مرتبہ و جوب میں ہی اور تعینات ثلثہ باقیہ مرتبہ امکان میں ہی جیسا کہ  
 ایہ ہی کلام امام ربانی میں بالتصریح مذکور ہی اور چوتھا ایہ کہ نزدیک  
 صوفیہ کی حقایق ممکنات اور اعیان ثابتہ شی واحد میں ایہ حقایق

یعنی اعیان ثابتہ عبارت تعین نامی ہیں جیسا کہ دال ہی اسپر قول  
حضرت مجدد کاو تعین ثانی را احدیت میگویند و حقایق سائر ممکنات  
می انگارند و این حقایق ممکنات در اعیان ثابتہ میگویند آدر پانچون  
یہ کہ نزدیک صوفیہ کی اعیان ثابتہ خارج میں موجود نہیں اور تعینات ثلثہ  
باقیہ امکانیہ خارج میں نمودار ہیں جیسا کہ دال ہی اسپر قول حضرت ربانی کا  
و میگویند این اعیان ثابتہ بوی از وجود خارجی نیافزاند و این کثر شکی  
در خارج نماید عکس آن اعیان ثابتہ است و ثواب و عذاب بدی بر آن مرتب  
باشد و این کثر شکی در خارج نمودی پیدا کرده است بستم منقسم قسم  
اول تعین بر وحی است و دوم تعین بر کتاب و قسم سوم تعین بر حس و این  
سه تعینات را تعینات خارجیہ میگویند و در مرتبہ امکان ثابتہ نیما پند  
اور چہ پایہ کہ نزدیک صوفیہ کی محل آثار اور احکام تکلیفیہ کا یہ عکس خارج  
امکانیہ میں نہ اعیان ثابتہ جیسا کہ دال ہی اسپر قول از کا و این کثر شکی  
در خارج نیما عکس آن اعیان ثابتہ است و ثواب و عذاب بدی بر آن  
مرتب باشد اور سادوان یہ کہ نزدیک صوفیہ کی یہ تعینات ثلثہ خارجیہ  
امکانیہ یعنی یہ موجودات خارجیہ امکانیہ عکس اعیان ثابتہ کی ہیں اور عیان

ثابۃ عبارت صور علمیه سی یعنی ثابۃ ثانیسی یعنی علم التفصیل سی جیسا کہ  
 یہہ ہی کلام ربانی میں بالتصریح مذکور ہی اور علم اور موصوف متحدین  
 بحسب الوجود کی یعنی وجود علم کا وہی وجود موصوف کی نہ علیحدہ پس  
 وجود حقیقی واحد ہوا نہ متعدد اور انہوں پر کہ معنی مسئلہ وحدت وجود اور  
 کلمہ ہمہ اوست کہ امام ربانی نے نقل کئی ہیں ائمہ اس مسئلہ کی اور تابعان  
 ان کی سی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت ربانیکہ کہ شیخ محمد بن  
 بن عربی و تابعان او میفرماید انہم حاصل ان معنی کلیمہ ہی کہ نزدیک  
 صوفیہ کی یہہ موجودات خارجہ ایمکانہ عکوس اعیان ثابۃ کی ہیں اور  
 اعیان ثابۃ عبارت صور علمیه سی اور صور علمیه عبارت میں علم التفصیل  
 سی اور علم نہ عمین ذات لقا کا ہی بحسب المفہوم اور نہ غیر اور کا بحسب الوجود  
 پس صحیح ہو حمل لان محل ہوا اتحاد الثغائرین فی المفہوم بحسب الوجود  
 کہ قول ازید قائم چنانچہ خود مولانا عبد الرحمن جاقدس سرہانی جو ائمہ  
 اس مسئلہ کی ہی تصریح کی ہی ساتھ بعینہ انہیں معنی کی اپنی کتاب  
 التوحید میں اور فرمایا ایک لائحہ میں صفات لقا غیر ذات اند من العقل  
 و عمین ذات اند من حیث التحقق و الحصول شاعر از روی تحفل ہر غیر صفات

با ذات لواز روی بحق ہمہ عین انتہی پر فرمایا لائحہ دومیر کین حقیقت  
 ہر شیء لعین وجود مست در حضرت علم باعتبار ثانی کہ آن منظر اوست کہ  
 حقایق ہمیشہ در باطن وجود پنہان باشند و احکام و آثار ایشان در  
 ظاہر وجود پیدا کر ذوال صور علیہ از باطن وجود محال است والاہل  
 لازم آید تعالی اللہ عن ذلک علو اکبر اوصفت باعتبار مفہوم غیر موصوف  
 مست باعتبار وجود عین اوست و تغایر مجسمہ و اتحاد مجسمہ و  
 موجب صحت حمل سباعی ہمسایہ و ہم نشین ہر ہر ہر اوست در دلق گدا  
 و طلسم شہ ہر اوست در انجمن فرق و ہذا نمانند جمع ہر ہر ہر اوست  
 ثم باللہ ہر اوست انتہی پس صراف تصریح کی مولانا کی کہ حقایق یعنی  
 اعیان ثابتہ عبارت ہر علم سہی باعتبار ثانی کی یعنی باعتبار لعین ثانی  
 کی یعنی علم تفصیلی اور اعیان ثابتہ یعنی حقایق وجود ظاہری کی  
 موجود نہیں ہر جیسا کہ دال ہی ہر قول اول کا حقیقت ہر شیء لعین  
 وجود مست در حضرت علم باعتبار ثانی کہ آن منظر اوست کہ حقایق  
 ہمیشہ در باطن وجود پنہان باشند انتہی اور تصریح کی کہ یہ موجودات  
 خارجیہ عکس اعیان ثابتہ کی ہر جیسا کہ دال ہی ہر قول اول کا حقیقت

پرستی تعیین موجود است و حضرت حکم باعتبار ثانی که آن منظر است  
 انتہی یعنی تعیین ثانی یعنی اعیان ثابتہ مظاہر شیائی ہیں یعنی موجودات  
 تکوین اعیان ثابتہ کی ہیں کہ وہ عبارت ہیں تعیین تانیسی یعنی صورت علیہ  
 اور تصریح کی کہ آثار اور احکام تکلیفہ مرتب موجودات ظاہرہ پر ہیں یعنی  
 ثابتہ پر اسوہ مطہ کہ پہلے احکام مرتب ہیں اور پر وجود مفصل کی اور زوال اعیان  
 ثابتہ کا یعنی زوال صورت علیہ کا اور مفصل ہونا اور کا وجود کا کسی حال ہی  
 والا لازم الجہل تعالیٰ اللہ عن فلک علوا کبیر اجبیا کہ دال ہی ہے قول اور نکا  
 و احکام و آثار ایشان در ظاہر وجود پیدا زیرا کہ زوال صورت علیہ از باطن  
 وجود محال است والا جہل لازم آید تعالیٰ اللہ عن فلک علوا کبیر انتہی اور  
 انہیں معنی کی طرف اشارہ کیا ہی جناب عبد العزیز فی الہی تفسیر عزیز مبین  
 و عبارتہ بزمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بل الی علی الانسان صین من الہیہ  
 یعنی ایان گذشتہ است بر انسان وقتی از اوقات کہ لم یکن شیئا مذکور انہو  
 چیزیکہ مذکور کردہ شود حال آنکہ نوع انسان در عالم موجود نہو بلکہ نام و نشان  
 او ہم بر زبان و اذان ملائکہ و جن جاری و ساری نہو و وجود ذہنی و وجود  
 لفظی ہم نہا شد تا با وجود چہ رسد گویا چنین ارشاد شد کہ وقتی از

ووقات انسان وجود ذی‌نهی و لفظی هم نداشت چه جای وجود خارجی  
 و تحقق انسان در عالم الاهی منافی این سلب مطلق نیست زیرا که علم الاهی بالاتر  
 از طرفین است و همچنین تجزیه او در مرتبه بشیون خاتم النبیین و در مرتبه اعیان  
 ثابتة نیز منافی این سلب مطلق نیست زیرا که آنجا لفظی وجود انفاک است و در آن  
 مرتبه وجود اتحادی داشت لهذا از حضرت امیرالمؤمنین ع فرمودی معنی این  
 عهده بر این صحیح است که چون این آیت را از قاری می شنیدند می فرمودند  
 یا لیتها تمت یعنی ای کاش اینجالت تمام شود و از آن جا که سفر کرده ایم  
 به اینجا باز رسم و کثرت در وحدت مثلثی گردد و جبابه سار در یک  
 سیلابان نزل نیست و نابود گردیم و علمای نظایر این روایت را بر معنی دیگر  
 حمل کنند و گویند که مراد حضرت امیرالمؤمنین آن بود که کاش همین حالت تمام  
 می ماند و انسان مخلوق نمی شد تا در ورطه خوف و رجائی افتاد و بار  
 تکلیف بردوش آید و بی نهاد لیکن بر عاقل پوشیده نیست که حکمت الاهی  
 در خلقت انسان تضییع این قسم عرفائی کاملین می باشد این آیه در شان  
 هر که مستغنیست از تنبی کلام شاه عبدالعزیز بلوی او تصریح می نماید باینست  
 که معنی صحت حمل بر اوست که همین نحوه معنی که چنانچه او را واقف لوگ طرف

صوفیہ کرام کی نسبت کرتی ہیں پس ثابت اور واضح ہو گا مگر یہی کہ مسئلہ  
 وحدت وجود اور ہمہ اوست کا موافق شرع شریف کی ہی نہ مخالف کیونکہ ہمیں  
 سیطرہ کی قباحت شرعیہ مقصود نہیں ہے پس معلوم ہوا اس مذکورہ مکلفان  
 اکابر مذکورین فی الصدرا کا بنا بر مسئلہ وحدت وجود کی مصلحتی محض ہی اور کفر

سلم پر اطلاق کفر کا حدیث شریف میں موجود ہے عن ابی ہریرۃ قال قال

رسول اللہ صلی علیہ وسلم من دعا رجلاً بالكفر او قال عدواناً ولسینک لک اللعاب علیہ

متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم لا یرى رجل رجلاً بالفسوق

ظاہر یہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ لکنک رواہ البخاری کذا

المشکوۃ پس اہل اسلام کو اس سے بچنا لازمی کیونکہ ایسا نہ ہو کہ غیر کو کافر

بنائی خود آپ کافر ہو جاویں لہذا درمختار میں مذکور ہے کہ لایقیت تکفیر مسلم

ہو مگر جس ظلمہ علی محل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک

روایہ ضعیفہ کا حررہ فی البحر انتہی لیکن منحنی زہی کہ یہ مسئلہ مثل جہر و قدر

نہایت مشکل ہے کہ عوام بلکہ خواص کے ذہن میں ہرگز نہیں آتا لہذا واجب ہے

نازل اور تاواقف پر کہ سچی مطالعہ اور سماع ایسی مسائل مشککہ سی اس علم و کلام

مستعدہ الرتہ الوفاء للوہی شہ جہر عید العزیز تو صبح و کلام

